KERALA SCHOOL KALOLSAVAM 2016-17

KANNUR - 2017 JANUARY 16-22

Code No. 521

جدائی

مشکل درد سے جنون کی دلائی ہے دیکھئے
اصل زرد کا خون کی جدائی ہے دیکھئے

خوبصورتی دلہن کا لوگ دیکھے سامنے سے
وہ نور سے شادی کی خوشی کے آنے سے

پگڑی باندھے دولہا جب کرے انتظار
اس وقت کا سناٹا جدائی کا بہار

لفظ عالم بھی محتاج کا سر اٹھائے ہیں
انکے ذات آنے سے سب کو رلائے ہیں

SCHOOL KALOLSA
PROGRAMME COMMITTEE

کشف نفرت و حکایت لوح النور میں
دن ڈوبے اور شام ٹوٹے یار میں

صبر تو آتی نہیں اس دلفگر کے دھوم سے
نیند بھی آتی نہیں انکے صحر دم سے

وہ دن ماں کے آنچل میں ملی سایہ مجھے
پڑھائی کے لئے چھوڑا گھر تب سمجھ آیا مجھے

لگے یتیم کا جو شرط سر کا گوشہ نہیں
اس ماتھے پر تھا ماں کا اب بوسہ نہیں

اندھا تو ہوں دل کی گہرائی سے جہاں
مرمت نرگیس سے یہ جدائی سے جہاں

محبت کرنے والوں نے عشق سے پکارا
محبت کے ہی کفر سے بے دھڑک ٹکرایا

یہ کیسی نشہ تھی جو خود کو مار ڈالا
نفرت تو نہیں تھی، جدائی نے مار ڈالا

پھول گلستاں بھی، گل گل نغمہ گاتے
تتلیاں کے جانے سے، خاموش ہو جاتے

یہ گنگناہٹ، تتلیاں کے فیض سے تھی
پھولوں کا رونا، اس کے نبض سے تھی

یہ سانسیں بھی خدا سے جدا ہو رہے ہیں
خدا کے لقب سے، سزا ہو رہے ہیں

PROGRAMME
COMMITTEE

کھلی کہکشاں ہر روز الفت کو چومے
لگے نقاب میں روح محجوبے

بڑی غم کا مہماں ہے تن میں نشتر ہے
تغافلت سے تن ہو خوب ہیں نزلے

خودکشی تک کا مول لی ہے عالم نے
نہ سمجھ پایا آج بھی کسی ظالم نے

یہ کیسی میلا ہے جدا دل جہاں کا
بیروان کھیلا ہے یہ آشیاں کا

جدا کا ہے تن من گگنی نہیں
بہی حاصل معلے پر ہے سانس چلتی نہیں

PROGRAMME
COMMITTEE

گر اس عالم میں جدائی نامہ نہ ہوتا
آج نہ کوئی کسی سے بے وفا بھی نہ ہوتا

یہ قدرت کی مرضی ہمارے عوام بھی کہتی
آسمان ہمیں ہے سکھاتا یہ عالم ہی کہتی

وہ غیبد فیدی، ننھیاں آنسو بہا کر
خدا کے رحم تو، جدا سے اب جدا نہ کر

گر دل ہے زخمی، درد کے آن سے
جیسے چھوٹے نشانہ، جدائی کے تیر کمان سے

یہ کب تک ہے دنیا، تب تلک ہے جدائی
آدم سے حوا تک کو ہے جدائی

ختم شد